REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یوم یکشنبہ

۸ صفر ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

سالانہ ۲۵ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”

ربوہ

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۴ ظہور ۱۳۳۷ ہش | ۲۴ اگست ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۱ اگست کی اطلاع مظہر ہے:۔

”نقرس کی تکلیف میں کچھ افاقہ ہے۔ مگر ضعف کی شکایت ہے۔“

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

سمن آباد میں حضرت امام جماعت احمدیہ اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی قریباً ۵۰ کنال مملوکہ اراضی میں سے صرف ۸ کنال زمین واگذار کی گئی ہے

مزید برآں ان پر بھی پونے دو ہزار روپے فی ایکڑ کے حساب سے ترقیاتی اخراجات وصول کئے گئے

اس تمام سودے میں ان ہر دو مالکانِ اراضی سے قطعاً کسی قسم کی کوئی رعائت نہیں کی گئی

حکومتِ مغربی پاکستان کی طرف سے بعض اخبارات کی غلط اور بے بنیاد خبروں کی پُرزور تردید

حال ہی میں لاہور کے ایک مقامی اخبار میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام سمن آباد میں زمین کی الاٹمنٹ کے متعلق سراسر غلط واقعات پر مبنی ایک خبر شائع ہوئی تھی۔ اس پر بعض اخباروں نے متعلقہ محکمہ سے خبر کی تصدیق کئے بغیر اشتعال انگیز تبصرے بھی کئے۔ اس بارہ میں حکومتِ مغربی پاکستان نے مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۵۸ء کو ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ صحیح صورتِ حال کی وضاحت کی ہے۔ حکومت کے جاری کردہ پریس نوٹ کا متن درج ذیل ہے:۔

”حال ہی میں بعض مقامی اخبارات نے امام جماعت احمدیہ پاکستان مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ”استثنا کے کیس“ کے متعلق تبصرہ کیا ہے۔ امام جماعت احمدیہ اور چوہدری فتح محمد سیال اُس سکیم کے تحت جو ”۱۳۴ ایکڑ سکیم سمن آباد“ کے نام سے موسوم ہے مشترکہ طور پر ۴۹ کنال ۱۱ مرلے ۱۰۵ مربع فٹ زمین کے مالک تھے۔

اصل واقعات یہ ہیں کہ چند سال پیشتر یہ زمین بحق سرکار حاصل کر لی گئی تھی۔ لیکن دونوں مالکان اراضی نے حصول اراضی کے کلکٹر کے ٹریبونل کو قبول نہیں کیا۔ بعد میں جبکہ اپیل زیر غور تھی۔ انہوں نے ٹرسٹ سے درخواست کی کہ دوسرے مالکان اراضی کی طرح ترقیاتی فیس کی متناسب ادائیگی کے بعد ان کی اراضی کا دو تہائی حصہ مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ دفتر میں اس معاملہ پر غور و خوض کے بعد تجویز کیا گیا کہ تیس فیصدی اراضی سڑکوں اور کھلی جگہوں کے لئے بلا اجرت یعنی مفت اپنے تصرف میں لانے کے بعد باقی ۳۴ کنال ۱۲ مرلے زمین ترقیاتی فیس وصول کر کے ترقی یافتہ قطعات کی صورت میں مستثنیٰ قرار دی جانی چاہیئے۔ یہ سفارش عام دستور اور معمول کے مطابق تھی۔ لیکن چونکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد اور چوہدری فتح محمد سیال نے استثنا کے لئے درخواست دینے میں کسی حد تک تاخیر کی تھی۔ اور اس وقت ٹرسٹ کے پاس مستثنیٰ قرار دینے کے لئے ضروری رقبہ بھی موجود نہ تھا۔ اس لئے محض ۱۸ کنال ۵ مربع فٹ اراضی مستثنیٰ قرار دی گئی۔ اور اس کے لئے بھی معمول کے مطابق ایک ہزار سات سو ستر روپے آٹھ آنے فی کنال کے حساب سے ان مالکان سے ترقیاتی اخراجات وصول کئے گئے۔ اس سودے میں کوئی بات بھی معمول کے خلاف نہیں کی گئی۔ اور اس کا فیصلہ اسی قسم کے دوسرے سودوں کی طرح معمول کے عین مطابق کیا گیا۔“

مسٹر ہمرشولڈ پیر کے روز عمان روانہ ہونگے

نیویارک ۲۳ اگست۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ جنرل اسمبلی کی پاس کردہ قرارداد کے تحت آئندہ امن کے مشن پر پیر کو مشرق وسطیٰ روانہ ہوں گے۔ نیویارک سے پہلے وہ بذریعہ ہوائی جہاز لندن کے دارالحکومت عمان جائیں گے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے اس ابتدائی دورے میں قریباً ایک ہفتہ وہاں قیام کروں گا۔

سعودی عرب اور متحدہ جمہوریہ

ریاض ۲۳ اگست۔ سعودی عرب کی حکومت نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ پچھلے ہفتہ سعودی عرب کے وزیر اعظم شہزادہ امیر فیصل نے صدر ناصر سے مذاکرات کے دوران متحدہ عرب جمہوریہ میں شمولیت کی پیشکش کی تھی۔ تردیدی بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ سعودی عرب کی طرف سے ان مذاکرات کے دوران ایسی کوئی پیشکش نہیں کی گئی۔

— نیویارک ۲۳ اگست۔ پاکستانی وقت کے مطابق کل صبح ۵ بجے جنرل اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے برخاست ہو گیا۔

امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے ایٹمی تجربے بند کرنے پر آمادگی کا اظہار

دونوں ۳۱ اکتوبر سے تجربات کا سلسلہ بند کرنے کے لئے تیار ہیں

لندن ۲۳ اگست۔ امریکہ اور برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ بعض شرائط کے تحت ۳۱ اکتوبر سے ایک سال کے لئے تمام ایٹمی تجربات بند کرنے کو تیار ہیں۔ صدر آئزن ہاور نے اس بارہ میں یہ شرط پیش کی ہے۔ کہ اس تاریخ سے روس بھی تجربے بند کر دے۔ اور اس بارہ میں ایک بین الاقوامی سمجھوتہ کرنے کے لئے گفت و شنید کرے۔ تاکہ اس پابندی کو مستقل صورت دی جا سکے۔ ادھر لندن میں برطانیہ نے بھی ایسا ہی اعلان کیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ اگست

گٹھ جوڑ

تسنیم ۱۸ اگست ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"جماعت اسلامی اور نظام اسلام پارٹی کے درمیان انتخابی سمجھوتہ ہوا تھا تو بہت سے لوگوں پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا تھا۔ بہت سے اس پر گوناگوں اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے لگے تھے۔ اور ابھی یہ فضا قائم ہی تھی کہ اخبارات میں یہ خبر آ گئی۔ کہ جمعیت اہلحدیث کا انتخابی بورڈ بھی دونوں جماعتوں سے بات چیت کر رہا ہے۔ کہ اس خبر نے ان لوگوں کو اور زیادہ پریشان کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر اسلام پسند جماعتیں متحد ہو گئیں تو لادینیت کے علمبرداروں اور پاکستان کو باپ دادا کی جاگیر سمجھنے والے لیڈروں کے پاؤں تلے سے زمین نکل جائے گی۔"

(تسنیم ۱۸ اگست)

انداز کلام سے قطع نظر کہ کتنا مغرورانہ اور گستاخانہ ہے ہم عرض کرتے ہیں کہ ہمیں نظام اسلام پارٹی اور فرقہ اہل حدیث کی فکر ہے۔ ہمیں ان کی خیر نظر نہیں آتی۔ مجلس احرار، مجلس عمل اور مسلم لیگ کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

خیر یہ تو اسلامی جماعت جانے یا وہ جماعتیں جو اس سے گٹھ جوڑ کرنا چاہتی ہیں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ یہاں ہمیں اس مغالطہ کا ذکر کرنا ہے جس میں مودودی جماعت خود بھی پڑی ہوئی ہے۔ اور مسلمانوں کو بھی ڈالنا چاہتی ہے۔ چنانچہ تسنیم اس جگہ لکھتا ہے۔

"ویسے ہم معزز معاصر سے عرض کریں گے کہ اسلام کوئی بھکشوؤں۔ سادھوؤں اور راہبوں کا مذہب نہیں کہ اسکے پیرو گوڈوں۔ غاروں اور خانقاہوں میں مالا جپتے رہیں۔ دنیا میں بدی اور شر کے طوفان اٹھتے رہیں اور کفر و الحاد کی طاقتیں کوس حکمرانی بجاتی رہیں۔ اور انہیں اس سے کوئی غرض نہ ہو۔ نہ ہی وہ سماجی بھلائی کا کوئی ادارہ ہے جس کے کارکنوں کا کام بس خدمت خلق اور عوام کی سماجی بہبود ہوتا ہے۔ اور جسے حکومت و اقتدار سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ نہ وہ قیصر کا حق قیصر کو اور خدا کا حق خدا کو دینے کا قائل ہے۔ وہ ایک مکمل نظام حیات ہے جو اپنے پیروؤں کو خانقاہوں میں بیٹھنے کی بجائے زندگی کے میدان عمل میں نکلنے کا حکم دیتا ہے۔ اسے حکومت و اقتدار سے بھی اتنا ہی واسطہ ہے۔ جتنا انسان کی اخلاقی و معاشرتی اصلاح و بہبود سے"

(تسنیم ۱۸ اگست)

یہاں یہ صاحبین یہ مغالطہ کھاتے ہیں یا دینا چاہتے ہیں کہ ان کے سوا باقی تمام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دین اسلام کو سیاست سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اور جیسا کہ تسنیم نے آگے لکھا ہے جس کا ہم ابھی جائزہ لیں گے اسلام تمام زندگی پر حاوی نہیں۔ بلکہ ایک رہبانی مذہب ہے یہ ایک سفید جھوٹ ہے۔ جو یہ صاحبین اپنی لادینی روش کو ثابت کرنے کے لئے بولتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں آج تک ایک بھی ایسا مسلمان نہیں پیدا ہوا۔ بلکہ ایک بھی ایسا مذہبی انسان پیدا نہیں ہوا خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ جس کا یہ اعتقاد ہو کہ دین کو سیاست سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اسلام ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کا حقیقی مقصد یہی رہا ہے۔ کہ انسان زندگی کے تمام شعبوں میں اخلاقی اور روحانی راہنمائی کرے یہ اور بات ہے کہ وقت اور حالات کے مطابق اس کی صورت مختلف رہی ہو۔ اور چونکہ نظام ملکی بھی انسانی زندگی کا ہی ایک پہلو ہے۔ اس لئے تمام مذاہب عام انسانوں کے لئے ہی راہنمائی نہیں دیتے بلکہ حکمرانوں کے لئے بھی ذہنی راہنمائی دیتے ہیں۔ اور ان کے اصول غریب و امیر سب کے لئے یکساں ہیں۔ عیسائیت کو ہی لے لیجئے۔ کیا عیسائیت یہ سکھاتی ہے۔ کہ جوتی گانٹھنے کے پیشہ میں تو ایمانداری برتو لیکن حکمرانی میں ایمانداری کی کوئی ضرورت نہیں البتہ عملاً یہ ضرور ہوا ہے کہ خدا تعالے کے اس حکم میں کہ

ولتکن امۃ منکم یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر

بعض لوگوں اور گروہوں نے برائی کی حد تک مبالغہ کیا ہے۔ اور بعض افراد اور گروہوں نے رہبانیت بھی اختیار کی ہے یا ایسے ادارے بھی قائم کئے ہیں۔ جن میں ایسے لوگوں کی تعلیم و تربیت ہوتی ہے لیکن ایسا کرنا کسی مذہب کی تعلیم نہیں۔

ہمیں یہ صاحبین تاریخ عالم میں ایک ایسی ہی مثال دکھا دیں کہ کسی مذہب کے حکمرانوں نے یہ ادعا کیا ہو کہ وہ عوام کے مذہب کے پابند نہیں۔ اشوک ایک بدھ مذہب کا شہنشاہ ہندوستان ہی میں گزرا ہے جب اس نے بدھ مذہب اختیار کیا۔ تو کیا وہ بھکشو بن گیا تھا یا بادشاہ ہی رہ کر بدھ مذہب کے اصول جاری کرتا تھا فرض کریں کہ وہ بھکشو ہی بن جاتا تو کیا اس کا یہ مطلب ہوتا۔ کہ بدھ مذہب بادشاہوں یا حکمرانوں کے چلن پر لاگو نہیں الغرض یہ ایک بہت بڑا مغالطہ ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے ایک عظیم کذب کا بت ہے جو اسلامی جماعت کے امیر مودودی صاحب نے مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے تراشا ہے۔ اور اسلام کو بھی لادینی تحریکوں کی سطح پر لا کر رکھنے کی کوشش کی ہے۔

دوسری بات جو ہم اس ضمن میں واضح کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک اسلامی ملک میں دوسرے تمام مسلمانوں کے مقابلہ میں متقیوں اور صالحین کے نام پر ایک سیاسی جماعت بنانا جس کا مقصد یہ ہو کہ اقتدار پر قبضہ کر کے صالحین کی حکومت قائم کی جائے سراسر ناجائز ہے۔ اس میں کئی قباحتیں ہیں اول یہ کہ جو شخص دوسرے مسلمان امیدواروں کے مقابلہ میں صالحیت کے نام پر کھڑا ہوتا ہے یا کھڑا کیا جاتا ہے وہ اپنے قول و فعل سے یہ اعلان کرتا ہے۔ کہ جو مسلمان اس کے مقابلہ میں الیکشن لڑ رہا ہے۔ وہ یقینی طور پر فاسق و فاجر ہے۔ دوسرے کلمہ گو پر ایسا حکم لگانا نہ یہ کہ کسی ادیب الادبا کا کام نہیں بلکہ کسی حکومت بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی پیغمبر کا بھی کام نہیں۔ صالحین کی ایک جماعت اپنے ارکان کے انتخاب میں ایسی شرائط لگا سکتی ہے۔ لیکن یہ کسی انسان یا جماعت کا حق نہیں ہے۔ کہ وہ ہر اس کلمہ گو کو فاسق و فاجر تصور کرے۔ جو اس کی نظر میں صالح نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ایک مودودی صالح کے مقابلہ میں جمعیۃ العلماء لاہور کا امیدوار کھڑا ہوتا ہے جمعیۃ العلماء کو بھی چھوڑئے۔ فرض کیجئے کہ ری پبلکن پارٹی کا مسلمان ممبر کھڑا ہوتا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ مودودی صاحب یا کسی دوسرے کو یہ حق کس نے دیا ہے۔ کہ وہ یہ کہے کہ ان کا کھڑا کیا ہوا امیدوار تو صالح ہے۔ اور ری پبلکن پارٹی کا کھڑا کیا ہوا مسلمان کلمہ گو غیر صالح یا فاسق و فاجر ہے۔ مودودی صاحب کو یہ فیصلہ کرنے کا حق کس نے دیا ہے۔ مودودی صاحب یا کوئی اور کون ہیں جو ایسا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ جو فیصلہ اللہ تعالے کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ کیا ایک کلمہ گو پر اپنے قول و فعل سے ایسا الزام لگانا حد درجہ کا متقاضی نہیں ہے۔

پائنٹ یہ ہے کہ ایک عام سیاسی نقطہ نظر سے شاید مقابل امیدواروں پر اخلاقی الزامات لگانا اتنا قابل اعتراض نہ ہو۔ لیکن اسلامی صالحیت کے نام پر کھڑے ہو کر دوسرے کلمہ گو پر قول و فعل سے الزام لگانا اسلامی اخلاق کے مطابق بہتان ہے۔ اور بہتان کی سزا سخت ہے

تیسری بات جو اس سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ معیار صالحیت کے متعلق ہے۔ یعنی صالحیت کا آخر معیار کیا ہے۔ اور باتوں کو تو جانے دیجئے۔ صرف عقیدہ کے اختلاف کو ہی لے لیجئے۔ ایک بریلوی کے نزدیک ندوی اور دیوبندی اور اہل حدیث پکے کافر مرتد اور واجب القتل ہیں۔ اور اس کے برعکس۔ اور خود مودودی ۹۹۹ فی ہزار مسلمانوں کو کافروں سے بدتر خیال کرتے ہیں اور دوسرے تمام مسلمان ان کو کافر اور مرتد قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح مودودی احمدیوں کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں اور انہیں امت محمدیہ سے خارج غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ خواہ احمدی مودودیوں کو اس قسم کا کافر اور مرتد نہ سمجھتے ہوں اور امت محمدیہ میں شامل سمجھتے ہوں لیکن کیا چوہدری محمد علی صاحب اور مودودی صاحب ایک احمدی کو خواہ وہ کتنا ہی نیک اور اسلامی سیاست میں ید طولیٰ رکھتا ہو بطور مثال چوہدری ظفر اللہ خان کو لے لیجئے۔ کیا یہ لوگ چوہدری ظفر اللہ خان کو لیڈر کھڑا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور انہیں ووٹ دیں گے؟ پھر کیا صالحیت کا ڈھونگ ایک فریب کاری نہیں ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ صالحیت کا کوئی معیار قائم ہی نہیں کیا جا سکتا اور نہ اللہ تعالے کے سوا کوئی

(باقی صفحہ ۳ پر)

لجنہ اماء اللہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کی تربیتی و تبلیغی سرگرمیاں

ایک عیسائی عورت کا قبول اسلام حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعائیں اور صدقات

(از محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

سیرالیون میں گذشتہ ایک سال سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ قائم ہے خصوصاً بو شہر کی لجنہ کی ممبرات بڑی مستعدی اور اخلاص سے کام کر رہی ہیں ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ ہو رہے ہیں ہر جمعہ کو جمعہ کی نماز سے لیکر عصر کی نماز تک اجلاس ہوتا ہے۔

تقریباً ایک ماہ سے حضرت مولوی الحاج نذیر احمد صاحب علی رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی اور مخالفین کی فتنہ انگیزیوں اور آپ کی کامیابی پر بعض احمدی بہنیں لیکچر دے رہی ہیں۔ اور بڑے ایمان افروز دلچسپ واقعات بیان کرتی ہیں۔ جن کا دوسری بہنوں پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ اور وہ گہری دلچسپی سے یہ تقریریں سنتی ہیں۔ اسکے علاوہ تبلیغ و تربیت دستکاری غریبوں کی مدد، بیماروں کی تیمارداری غرضیکہ ہر شعبہ کا کام باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ اکثر بہنیں چندہ بھی باقاعدہ دیتی ہیں۔

رمضان المبارک سے قبل لجنہ اماء اللہ بو نے ہر جمعرات اور ہر بدھ کو حضور پُرنور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے روزے رکھے۔ اور تہجد کا خاص التزام کیا اور حضور انور کی صحت و عافیت کے لئے کثرت سے اجتماعی دعائیں کیں۔

حج کے مبارک ایام میں ذوالحجہ کی تیسری چوتھی اور پانچویں تاریخوں کو تمام ممبرات نے حضور پرنور ایدہ الودود کی صحت و عمر کے لئے روزے رکھے۔ کئی بہنیں تہجد کی نماز مسجد میں آکر ادا کرتی رہیں۔ اور اس میں اجتماعی دعائیں اور روزے رکھے۔

ذوالحجہ سے پہلے مولوی محمود احمد صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ سیرالیون نے تحریک کی کہ حضور انور کی صحت و عافیت اور لمبی عمر کے لئے علاوہ دعاؤں کے صدقہ بھی کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ جس میں جماعت کے افراد کے علاوہ لجنہ نے بھی حصہ لیا۔

ایک عیسائی عورت کا قبول اسلام

خاکسار نے تحریک کی تھی کہ ہماری لجنہ کی ممبرات کو بھی تبلیغ کرنی چاہیئے۔ مکرم الحاج علی روجرز صاحب کی اہلیہ کی ایک ماہ کی متواتر تبلیغی کوشش سے گذشتہ رات خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک عیسائی عورت مسماۃ حوا احمدیہ مسجد بو میں بیعت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوئی۔ الحمد للہ یہ نو احمدی خاتون درخواست کرتی ہیں کہ میرے خاوند کے لئے بھی دعا کی جائے کہ وہ بھی احمدیت میں داخل ہو جائے ان کا خاوند عیسائی ہے انہیں بھی تبلیغ کی جا رہی ہے۔

پچھلے دنوں جماعت کا ایک وفد الحاج چیف قاسم کامانڈا صاحب کے پاس ان کی لڑکی کی وفات پر افسوس کے لئے گیا۔ جس میں ہماری لجنہ کی طرف سے صدر سکرٹری اور ایک اور بزرگ عورت بھی گئیں۔ انہوں نے وہاں تین دن قیام کیا۔ ہر روز مسجد میں وہاں کی احمدی اور غیر احمدی بہنوں کو تبلیغ و تہذیب اور وعظ وغیرہ کرتی رہیں۔ آخری دن الحاج چیف قاسم صاحب کے گھر انہوں وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ کا انتظام کیا جس میں علاوہ احمدی بہنوں کے بہت سی غیر احمدی عیسائی عورتیں بھی شامل ہوئیں اس جلسہ میں ہمارے بو کے پریذیڈنٹ صاحب اور ایک لوکل مشنری صاحب کے علاوہ ہماری تین احمدی بہنوں نے بھی تبلیغی اور تربیتی تقریریں کیں۔ نیز ان کو باقاعدگی سے نمازیں ادا کرنے اور پردہ والا لباس پہننے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کا ان پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مکرم الحاج چیف قاسم صاحب نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور انہیں دوبارہ اپنے علاقہ میں آکر تبلیغ و تربیت کرنے کی دعوت دی۔

درخواست دعا

آخر میں تمام بھائی بہنوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ لجنہ اماء اللہ سیرالیون کی ممبرات کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین کی پہلے سے بھی زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی کامل پیروی کے خوشکن ثمرات

"واضح ہو کہ جب کوئی اپنے مولیٰ کا سچا طالب کامل طور پر اسلام پر قائم ہو جائے اور نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے۔ بلکہ طبعی طور پر خدا تعالیٰ کی راہوں میں ہر ایک قوت اس کے کام میں لگ جائے۔ تو آخری نتیجہ اس کی اس حالت کا یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے اعلیٰ تجلیات تمام حجب سے مبرّا ہو کر اس کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ اور طرح طرح کے برکات اس پر نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ احکام اور وہ عقائد جو محض ایمان اور سماع کے طور پر قبول کئے گئے تھے اب بذریعہ مکاشفاتِ صحیحہ اور الہاماتِ یقینیہ قطعیہ مشہود اور محسوس طور پر کھولے جاتے ہیں اور مغلقات شرع اور دین کے۔ اور اسرار سربستہ ملتِ حنیفیہ کے اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور ملکوتِ الٰہی کا اس کو سیر کرایا جاتا ہے تا وہ یقین اور معرفت میں مرتبہ کامل حاصل کرے۔ اور اس کی زبان اور اس کے بیان اور تمام افعال اور اقوال اور حرکات و سکنات میں ایک برکت رکھی جاتی ہے اور ایک فوق العادت شجاعت اور استقامت اور ہمت اس کو عطا کی جاتی ہے۔ اور شرح صدر کا ایک اعلیٰ مقام اس کو عنایت کیا جاتا ہے اور بشریت کے حجابوں کی تنگدلی اور خست اور بخل اور بار بار کی لغزش اور تنگ چشمی اور غلامی شہوات اور رذالتِ اخلاق اور ہر ایک قسم کی نفسانی تاریکی بکلی اس سے دور کر کے اس کی جگہ ربانی اخلاق کا نور بھر دیا جاتا ہے۔ تب وہ بکلی مبدل ہو کر ایک نئی پیدائش کا پیرایہ پہن لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے سنتا اور خدا تعالیٰ سے دیکھتا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ حرکت کرتا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ٹھہرتا ہے اور اس کا غضب خدا تعالیٰ کا غضب اور اس کا رحم خدا تعالیٰ کا رحم ہو جاتا ہے۔ اور اس درجہ میں اس کی دعائیں بطور اصطفاء کے منظور ہوتی ہیں نہ بطور ابتلاء کے۔ اور وہ زمین پر حجت اللہ اور امان اللہ ہوتا ہے۔ اور آسمان پر اس کے وجود سے خوشی کی جاتی ہے۔"

تصحیح

افسوس ہے کہ اس دفعہ نتیجہ کتاب "ضرورۃ الامام" کے امتحان کا نتیجہ مرتب کرنے میں بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ بعض جگہ نام غلط ہیں اور بعض جگہ نمبر مشکوک چھپے ہیں۔ دو ایک غلطیوں کی تصحیح قبل ازیں کی جا چکی ہے۔ اب مندرجہ ذیل غلطیاں مزید معلوم ہوئی ہیں۔ جن کی اصلاح ذیل میں کی جاتی ہے۔ احباب اخبار الفضل مورخہ ۱۲؍جولائی ۱۹۵۸ء میں شائع شدہ فہرست میں اسکی تصحیح فرمالیں۔

(۱) جماعت پشاور میں خان خورشید خان صاحب کی جگہ محمد حسن صاحب کا نام چھپ گیا ہے جن کے حاصل کردہ نمبر ۷۳ تھے۔ نیز عبدالکریم خان صاحب کا نام دو دفعہ چھپ گیا ہے۔ حالانکہ یہاں پر ایک ہی صاحب مولوی عبدالکریم صاحب امتحان دینے والے تھے جن کے نمبر ۷۳ ہیں۔ اسی طرح فضل الرحمٰن صاحب کے نمبر مشکوک چھپے ہیں انکے حاصل کردہ نمبر ۷۸ ہیں۔

(۲) جماعت خانیوال میں چوہدری شریف احمد صاحب کی جگہ چوہدری شریف اللہ صاحب جج چھپا ہے جنکے حاصل کردہ نمبر ۵۰ ہیں۔ نیز اس جماعت کے میاں محمد احمد صاحب راجپوت کے بجائے محمود احمد چھپ گیا ہے جنہوں نے ۴۳ نمبر حاصل کئے تھے۔ (قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

تحریف بائبل اور علمائے اسلام

(از مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لائلپور)

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے مضمون سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اخبار "الجمعیۃ" دہلی سنڈے ایڈیشن مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۵۶ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ :۔

"اگر مرزا صاحب نے غلط بیانی سے کام نہیں لیا تو وہ بتائیں کہ مسلمانوں کی وہ کونسی کتابیں ہیں۔ جو اس بات سے بھری پڑی ہیں کہ توریت اور انجیل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی؟"

اس کے جواب میں مکرم شمس صاحب نے بتایا ہے کہ اس سے آپ کی مراد لفظی تحریف ہے۔ اور آپ نے متعدد حوالجات اسبارہ میں پیش فرمائے ہیں۔ چند حوالجات "الجمعیۃ" کی تسلی اور تشفی کے لئے خاکسار بھی ذیل میں پیش کرنا چاہتا ہے۔

اوّل :۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے رسالہ "الفوز الکبیر" مترجم اردو میں صاف لکھا ہے کہ :۔

"یہودی تحریف لفظی توریت کے ترجمہ وغیرہ میں کیا کرتے تھے

. . . . .

. . . . نہ کہ اصل توریت میں۔ کیونکہ فقیر کے نزدیک ایسا ہی محقق ہوا ہے"

(الفوز الکبیر مترجم اردو ص۱ علی گڑھ ۱۹۱۴ء)

دوئم :۔ گروہ اہل حدیث کے مشہور عالم جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں کہ :۔

"ہم راستی سے کہتے ہیں کہ بعض علماء اسلام بائیبل میں تحریف لفظی کے قائل نہیں۔ ان میں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔"

(اخبار "اہل حدیث" امرتسر ۱۳ جون ۱۹۲۰ء)

سوئم :۔ علامہ نواب صدیق حسن خان صاحب مفسر گروہ اہل حدیث تفسیر "ترجمان القرآن بلطائف البیان" میں لکھتے ہیں کہ :۔

"ابن القیم نے کتاب اغاثۃ اللغان میں لکھا ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ جو نسخہ توریت کا ہاتھ میں یہود کے ہے وہ مبدل ہے یا تبدیل تاویل میں ہوئی ہے نہ تنزیل میں ایک گروہ نے کہا کل یا اکثر مبدل ہے۔ دوسرے گروہ نے کہا تبدیل تاویل میں ہے بخاری و رازی نے اسی کو اختیار کیا تیسرے گروہ نے کہا توریت میں کم و بیشی الفاظ کی ہوئی ہے"

(تفسیر ترجمان القرآن جلد دوئم ص۲۷)

ان حوالجات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ بہت سے "علماء اسلام" مثل حضرت امام بخاریؒ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہم توراۃ میں "لفظی تحریف" کی بجائے صرف معنوی تحریف کے قائل تھے۔

پس حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل درست ہے۔ بہتیرے مسلمان علماء توریت میں تحریف معنوی کو صرف مانتے ہیں۔ مگر "تحریف لفظی" کو تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اہل حدیث کا بیان صاف اس حقیقت کو ظاہر کر رہا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ اور اس کے بانی علیہ السلام کی ذاتی تحقیق کی رو سے یہود و نصاریٰ کی "لفظی تحریف" بھی ثابت ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ :۔

"ان کی تحریف ہمیشہ لفظی نہیں تھی۔ بلکہ معنوی بھی تھی"

(الحق مباحثہ دہلی پرچہ نمبر ۳ ص۶۵)

مری میں جماعت احمدیہ کا شاندار جلسہ

مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کوہ مری

مری میں عیسائیوں نے "مسیحیت کی حقیقی باتیں" پیش کرنے کے لئے ۱۱ اگست سے ۱۷ اگست تک ایک تبلیغی ہفتہ منایا۔ جس میں گوجرانوالہ سے آئے ہوئے پادری عبد القیوم صاحب کی مختلف عنوانوں پر ان دنوں تقاریر ہوئیں۔ ان تقریروں میں انہوں نے اسلام بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عموماً اور حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف خصوصاً دلخراش باتیں پیش کیں۔ انہوں نے چیلنج دیا کہ مسلمان ان باتوں کی تردید کریں۔ چنانچہ اس پر جماعت احمدیہ مری کی طرف سے ان کا چیلنج قبول کر لیا گیا۔ اور یہ طے پایا کہ ۱۷ اگست بروز اتوار جماعت احمدیہ ایک پبلک جلسہ منعقد کرے گی۔ جس میں عیسائیوں کے اسلام پر اعتراضات کا جواب دیا جائے گا۔

جلسہ کے لئے مری کا سب سے بڑا ہال یعنی ایمبیسڈر ہال کرایہ پر لیا گیا۔ مری شہر میں دو دن جلسہ کی منادی کرائی گئی۔ ہال بہت وسیع تھا۔ اور اس کے لئے لاؤڈ سپیکر کی ضرورت تھی۔ لہذا ایک خادم محمد اسلم صاحب شاد کو راولپنڈی میں احباب جماعت کو اطلاع دینے اور لاؤڈ سپیکر لانے کے لئے بھجوایا گیا۔ چونکہ راولپنڈی میں مکرم امیر صاحب نہ تھے۔ اس لئے انہوں نے وہاں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد اور دین محمد صاحب شاہد کے تعاون سے جلدی خدام کا ایک دستہ تیار کر دیا۔ اور چار بجے خدام معہ لاؤڈ سپیکر مری پہنچ گئے۔ جلسہ کی کارروائی کے آغاز سے ایک گھنٹہ قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

ٹھیک ۵ بجے شام جلسہ کی کارروائی جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ وامیر جماعت ہائے احمدیہ شیخوپورہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو کہ مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی راولپنڈی نے کی۔ نظم رشید احمد صاحب بھٹی آف راولپنڈی نے پڑھی۔ اس کے بعد محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن نے عہد نامہ قدیم و جدید کی حقیقت اور واقعہ صلیب تک کے واقعات انجیل سے پیش کئے اور عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دیا۔ آپ کی تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ چونکہ جلسہ میں ایک کثیر تعداد عیسائیوں کی موجود تھی اس لئے تقریر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔ لیکن کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ اور یہ اس امر کا ثبوت تھا کہ عیسائی حضرات بالکل لاجواب ہو چکے ہیں۔ محترم باجوہ صاحب کی تقریر کے بعد مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی راولپنڈی نے تردید الوہیت مسیح پر مدلل تقریر کی۔ تقریر بہت پسند کی گئی۔ آپ کی تقریر کے بعد قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح نے عصمت انبیاء کے عنوان پر تقریر کی۔ اور ازروئے توراۃ و انجیل ثابت کیا کہ تمام انبیاء خدا کے صالح اور برگزیدہ بندے تھے۔ آپ کی تقریر کے بعد صدر صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اور صدر صاحب کے خطاب کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

یہ جلسہ ۵ بجے شام سے لے کر ۸ بجے شب تک جاری رہا۔ ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا حتی کہ بعض کو کرسیاں نہ ملنے کی وجہ سے کھڑا ہونا پڑا . . . . یہ جلسہ بفضلہ تعالےٰ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

راولپنڈی کی جماعت اور مجلس خدام الاحمدیہ کے ہم بہت ممنون ہیں کہ انہوں نے ہر لحاظ سے ہم سے تعاون فرمایا۔ (جزاہم اللہ احسن الجزاء)

سلسلہ سوانح صحابہ حضرت مسیح موعودؑ

محترم مولوی کرم الٰہی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ

پہلے صفحہ پر یہ نوٹ ہے۔ از طرف کرم الٰہی باشندہ وارکفرا۔ عمر ۵۵ سال ساکن لوہاسنگھوالہ متصل موکل۔ تحصیل چونیاں ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور۔ بیعت ۱۹۰۳ء۔ (یحیٰ فضل۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

بندہ نے ایک روز حکیم نور محمد خانصاحب مرحوم ومغفور پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور (جو حضور علیہ السلام کے صحابہ تین سو تیرہ میں تھے) سے پوچھا کہ پلیگ کیوں پڑ گئی ہے۔ حکیم صاحب موصوف نے جواب دیا کہ لوگ حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کرتے ہیں۔ بندہ کے دل میں بڑی تشویش پیدا ہوئی اور بندہ خشوع وخضوع سے دعائیں کرنے لگا کہ الٰہی تو اپنے فضل وکرم سے مجھے صراط مستقیم کی طرف چلا۔ خلوص نیت سے کی ہوئی دعا ضائع نہیں جاتی۔ چنانچہ مجھے چند اشارات سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منجانب اللہ مرسل وفرستادہ ہیں۔ بندہ نے اطمینان کے بعد حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں خط بیعت ارسال کیا۔ جس میں مندرجہ ذیل چند اشعار پنجابی میں بھی تحریر کئے تھے۔ یہ خط بیعت ۱۹۰۳ء میں ارسال کیا گیا۔

اشعار پنجابی

۱۔ اک شب حضرت سُتیاں ہویا سی الہام (واقعات)
اگے جو سی امام سن اوہی ایہہ امام
جدوں آوازہ غیب تھیں سنیوں ہویا جان
خوشیاں حاصل ہوئیاں کیتا فضل رحمان

(۲) دوجا ایہہ اک خواب ہے سُتا میں اک رات
ایہہ وی دساں کھول کے جیونکر گذری بات
غیر مقلد شخص اک ساتھوں مغرب دا
ہتھیں پکڑ قرآن نوں مجلس وچہ کھڑا
دا امام مسجد اوہا سن نامی سکنہ کھوکھر جو اشد
مخالف تھا اور پلیگ میں ہلاک ہوا اور
موضع کھوکھر موضع موکل سے مغرب کی
طرف دو تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے)
آکھے مہدی میں ہاں لگا پڑھن قرآن
پڑھیا بولنہ جاوندا ہویا بہت حیران

۳۔ تیجی واری پھر اک ہوئی بات عجیب
کھول سناواں تساں نوں ایہو تسیں حبیب
دل میرے وچ آن کے پے گیا جھگڑا شور
سورج چند گرہن دا بات نہ کوئی ہور
سورج چند گرہن جو ہویا وچ رمضان
دعوے اوہ مہدی دا ایکا ایہہ نشان
جدوں اشارے تن ایہہ پئے نظر
ایہو مہدی ایہو مہدی میرا قلب کہے
ہُن میں حضرت تساں دا ہویا تابعدار
سچے نال یقین دے کیتا قول اقرار

اس کے بعد بھی بندہ بہت نیاز اور التجائیں بدرگاہ ایزدی میں کرتا رہا۔ چند روز بعد پھر ایک خواب آیا۔ یہ خواب حکیم صاحب موصوف کے شفاخانہ نوری میں سوتے ہوئے آیا۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت اقدس علیہ السلام نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت قرو بقبلہ ہیں اور بندہ حضرت اقدس کے پیچھے شمال کی طرف منہ کرکے کھڑا ہے۔ اس سے بندہ کو معلوم ہوگیا کہ حضور علیہ السلام تو صراط مستقیم پر ہیں اور میں غلطی پر ہوں۔

ایک رات کا واقعہ ہے کہ خواب میں مجھے میری اہلیہ کہہ رہی ہیں کہ تمہارے نام خط آیا ہے۔ میں نے کہا مجھے دکھلاؤ دیکھا تو موٹے الفاظ میں

"قادیان شریف"

لکھا ہوا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ:۔

"اے کرم الٰہی! دیکھو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے سرکشی کی جو موجب قہر الٰہی ہوئی۔ پھر حضرت نوحؑ نے سرتابی کی اور حبط قہر ربانی ہوئی۔" دو چار اور نبیوں کے نام بھی تھے کہ مجھے یاد نہیں رہے مجھے خیال آیا کہ ان رؤیا کا بھی ذکر کردوں جو عہد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں ظہور پذیر ہوئے۔ امید ہے ان کا اندراج بھی لاطائل نہ ہوگا۔

۱۔ پہلے کئی سال جب زار فیوز کی بلا نمودار ہوئی تو بندہ سخت تشویش میں رہنے لگا اور درگاہ ایزدی میں نہایت متضرعانہ درود شریف کثرت سے پڑھنا شروع کیا ایک رات پڑھتے پڑھتے اونگھ کی حالت میں مجھے آواز آئی کہ حضورؑ کہہ رہے ہیں:۔

"وہ واحد یگانہ میری قوم کو بچائے گا انشاء اللہ۔"

۲۔ جب حضرت مفتی محمد صادق صاحب مبلغ بن کر لنڈن تشریف لے جارہے تھے بندہ ان کی کامیابی کے لئے دعائیں کیا کرتا تھا۔ ایک رات مجھے خواب میں کہا گیا کہ مفتی محمد صادق صاحب ایسے ہیں جیسے عطر والی شیشی کا کارک کھل جائے۔

۳۔ مفتی محمد صادق صاحبؓ مجھے ایک رات خواب میں ملے۔ میں نے دریافت کیا کہ لاہوری پارٹی کیوں الگ ہے تو آپ ہنس کر فرمانے لگے کہ خود ہی ہماری طرف کھچ آئیں گے۔

۴۔ ۲۹ رمضان ۱۳۴۸ھ رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور ایک اور صاحب جن کا رنگ گورا ہے چونیاں کی پرانی چوکی والے بازار میں ایک محل پر رو بجنوب بیٹھے ہیں۔

۵۔ آج آٹھ یا سات برس ہوئے کہ خواب میں ایک رات دیکھا کہ ایک دریا کے کنارہ پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت کرائی ہے اور تین صفیں پیچھے کھڑی ہیں۔ پہلی صف میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہیں۔ اور دوسری صف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے بندہ نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی کھڑا ہوکر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہاتھ کرکے کہتا ہے کہ یہ لاہور۔ امرتسر کے نبی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صاحب نبی تو ضرور ہیں۔

۶۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ قادیان شریف میں ایک انجن چل رہا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے کئی قسم کے گوناگوں کھانے دیگچوں میں پک رہے ہیں۔ اور قادیان شریف ایک بہت بڑا شہر معلوم ہوتا ہے۔ بندہ کو پتہ نہیں چلتا کہ کہاں جانا ہے۔

بندہ نے ان خوابوں کی تاریخ نہیں لکھی اور یہ خواب ضرور سچے ہیں۔ ہرگز جھوٹ نہیں۔ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے

حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے انتقال پر

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کی قرارداد تعزیت

(از مکرم مولوی محمود احمد صاحب شاد قائمقام امیر سیرالیون مشن)

مورخہ ۵۸-۸-۲ کو تقریباً تین بجے شام مکرم ذکی البشیر صاحب کی طرف سے حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وفات کی ناگہانی خبر بذریعہ تار موصول ہوئی۔ بہت صدمہ ہوا۔ اسی وقت مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر جماعت کو جو ہسپتال میں بیمار تھے اور تمام احباب جماعت کو اطلاع پہنچائی گئی۔ مغرب کی نماز کے وقت تمام جماعت بو مسجد میں اکٹھی ہوگئی۔ نماز مغرب کے بعد خاکسار نے حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کے خصائل حمیدہ اور اخلاق حسنہ جماعت کو بتائے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ بو سیرالیون اور مبلغین سیرالیون کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت ام ناصر رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کو جو ہمارے روحانی باپ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے قرب کا جو دیرینہ تعلق حاصل تھا اس کے باعث آپ کی وفات کا صدمہ ہمارے لئے کسی عزیز ترین وجود کی جدائی سے کم نہیں۔ آپ کو یہ فخر حاصل تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کی رفیقۂ حیات کے طور پر منتخب فرمایا۔ اور آپ کے بطن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حضور کے پوتے کی پیدائش ہوئی اور حضورؑ کا الہام "تری نسلاً بعیدا" پورا ہوا۔

آپ کی جدائی ہمارے لئے ایک قومی حادثہ فاجعہ ہے اور ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب جماعت کے ساتھ ان کے غم میں پورے طور پر شریک ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت ام ناصر رضی اللہ کے درجات کو بلند کرکے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور مرحومہ کے فرزندگان اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

مبلغین و ممبران جماعت احمدیہ سیرالیون مغربی افریقہ

درخواست دعا

جناب چوہدری خیر محمد صاحب جو جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے ایک مخلص اور ممتاز فرد ہیں۔ ان دنوں بعض شدید مشکلات سے دوچار ہیں صحابہ مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے

خادم۔ دوست محمد شاہد

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

خدام الاحمدیہ کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر ۳۱ اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ دستور اساسی کے قواعد کے مطابق قائد مجلس مقامی اور زعیم حلقہ کا انتخاب ہر سال ہونا ضروری ہے۔ ان قواعد کی تعمیل میں اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین اور (اگر حلقہ جات ہوں تو) زعیم کا انتخاب ۷ سے ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۸ء تک قواعد مندرجہ ذیل کے ماتحت مکمل کرا کر مرکز میں بھجوا دیں۔ تا مرکز کی طرف سے جلد تر منظوری دی جا سکے اور نئے عہدیدار سال شروع ہوتے ہی اپنے عہدوں کا چارج لے کر کام شروع کر سکیں۔ یہ انتخاب سالانہ اجتماع سے (جو ۲۴، ۲۵، ۲۶ر اکتوبر کی تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے) پہلے مکمل ہو جائے اس لئے بھی ضروری ہیں۔ تا نئے منتخب شدہ قائدین خود سالانہ اجتماع میں شامل ہو سکیں اور آئندہ سال کے لئے مرکز سے ہدایات لے سکیں۔ پس پوری کوشش کی جائے کہ انتخابات کے لئے مقرر کردہ مذکورہ بالا تاریخوں میں ہر مجلس میں نیا انتخاب ہو جائے۔

ضروری نوٹ:۔ بعض مجالس میں تھوڑا عرصہ قبل ہی انتخابات ہوئے ہیں۔ یہ مجالس نوٹ کر لیں۔ کہ ان کے لئے بھی دوبارہ مقررہ تاریخوں میں انتخابات کرانا ضروری ہے کیونکہ گزشتہ تمام انتخابات ۳۱ر اکتوبر ۱۹۵۸ء تک ختم ہو جاتے ہیں۔ انتخابات کے لئے دستور اساسی کے مندرجہ ذیل قواعد کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

شرائط و طریق انتخابات عہدیداران

قاعدہ نمبر ۹۵ کسی عہدیدار کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔

ا۔ کہ وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔

ب۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔

ج۔ راستباز۔ دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

نوٹ:۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ جملہ عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ تہجد ادا کرنے کی کوشش کریں گے تا دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔

د۔ مجلس کے ہر عہدیدار کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ داڑھی رکھے۔ لیکن اگر کوئی داڑھی والا موزوں خادم نہ ملے تو صدر مجلس سے استثنائی حالات میں اجازت لی جا سکتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۹۹ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا اور نائب صدر ملک۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع۔ قائد مقامی و زعماء حلقہ کا ایک سال کے لئے۔

قاعدہ نمبر ۱۰۲ کسی خادم کا ایک ہی عہدہ پر متواتر دو دفعہ سے زیادہ انتخاب منظور نہیں کیا جائے گا۔ (تاہم صدر مجلس استثنائی صورتوں میں منظوری دینے کا مجاز ہوگا)

قاعدہ نمبر ۱۰۳ نائب صدر ملک۔ قائد علاقہ۔ قائد ضلع مقامی و زعیم حلقہ کا انتخاب ہر سال ہوا کرے گا۔ نئے عہدیداران اپنے عہدہ کا چارج ۱۱ نومبر سے لیں گے۔ جب تک نیا انتخاب منظور نہ ہو۔ عہدیداران ماقبل ہی اپنے عہدے پر قائم رہیں گے۔

قاعدہ نمبر ۱۰۵ قائد ضلع کا انتخاب مرکزی نمائندہ یا امیر علاقائی یا قائد علاقائی یا امیر ضلع کی صدارت میں ہوگا۔ اور قائد مقامی کا انتخاب امیر مقامی یا قائد ضلع یا پریذیڈنٹ کی صدارت میں ہوگا۔ جس کی رپورٹ صدر اجلاس اپنی رائے کے ساتھ بغرض منظوری صدر مجلس کو بھجوائیں گے۔ انتخاب کرواتے وقت مذکورہ بالا ترتیب کو ملحوظ رکھا جانا ضروری ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۱۰۶ ہر انتخاب بذریعہ ووٹ اور علانیہ ہوگا۔ (مثلاً ہاتھ کھڑے کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ انتخابات میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارۃً یا کناۃً پراپیگنڈہ کرے۔

قاعدہ نمبر ۱۰۷ پراپیگنڈہ کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۱۰۸ ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبہ سے کام لینا بہت معیوب اور قابل گرفت ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۱۰۹ عہدیداران ملک۔ علاقہ ضلع و مقام کی منظوری صدر مجلس سے حاصل کی جائے گی صدر ہر عہدیدار کا تقرر رد کر سکتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۱۱۰ زعیم کا انتخاب قائد مقامی یا ان کے کسی نمائندہ کی صدارت میں ہوگا۔ جس کی رپورٹ بغرض منظوری صدر مجلس کی خدمت میں پیش ہوگی

قاعدہ نمبر ۱۱۱ رد شدہ امیدواران دوبارہ اس سال کے لئے منتخب نہیں ہو سکیں گے

قائدین ضلع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو ان قواعد کے تحت اپنے انتخابات مقررہ تاریخوں میں مکمل کروا کر مرکز میں بھجوا دینے چاہئیں۔ اس سلسلہ میں قائدین اضلاع سے ضروری گذارش ہے کہ وہ اس امر کی خاص نگرانی کریں کہ ان کے ضلع کی تمام مجالس میں انتخابات بروقت ہو جائیں۔ انہیں مقررہ تاریخوں سے قبل ہر مجلس کو اس کے لئے پوری طرح تیار کرنا چاہیئے تا اس سال کوئی بھی مجلس ایسی نہ رہے جہاں اس سال نیا انتخاب نہ ہوا ہو۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ر اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۵۸ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے لئے اخراجات کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بیرونی عہدیداران مرکز کی امداد اس طرح کر سکتے ہیں کہ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ہر رکن مجلس سے بارہ آنے فی کس کے حساب سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بہت جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ انتظامات بروقت اور سہولت سے ہو سکیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

۱۔ وظیفہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

امتحان مڈل کے نتیجہ کی بناء پر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی ایک لڑکی کو وظیفہ ملا ہے۔ الحمد للہ۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

۲۔ ڈپلومہ پبلک ہیلتھ کلاس

شرائط:۔ میڈیکل گریجوایٹ۔ بطور رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر ایک سالہ تجربہ فیس ۶۰۰/- یوقت داخلہ۔ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ۱۳ر میں جو سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ ڈپٹ پاکستان لاہور سے ملتا ہے بنام Dean, Institute of Hygiene & Preventive Medicine Lahore

۹/ ۱۵ تک لازم آ پ ۔ ٹ ۱۵/۹ (ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بھائی چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب کنڈیارو سندھ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۷ر جون ۱۹۵۸ء کو دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود اور اس کی والدہ کی صحت اس وقت سے کمزور چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت سے دونوں کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مسعود احمد سوہادی کارکن دفتر امانت ربوہ)

۲۔ منشی دیانت خان صاحب آف نداؤن حال راولپنڈی کا مثانے کا اپریشن ہوا ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک لطیف احمد از راولپنڈی)

دعائے مغفرت

میری چھوٹی ہمشیرہ کنیز بیگم کی بڑی لڑکی ۳ر اگست کو منٹگمری میں کچھ دن بیمار رہ کر وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب مرحومہ بچی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ہمشیرہ صاحبہ کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ اسے صبر دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

عبد الرحمٰن خان۔ ایجنٹ الفضل، کوئٹہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

صالحیت اور فسق و فجور پر کوئی انسان یا جماعت یا حکومت بلکہ پیغمبر بھی حکم لگا سکتے ہیں۔ اس لئے یہ ایک عظیم فتنہ ہے۔ اور اسلام میں فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اس لئے یہ کہنا کہ:-

" اگر کفر اور لادینی نظام زندگی کی خدمت کرنے کے لئے انتخابات میں حصہ لینا ناجائز نہیں ہے تو اسلام کے خدمت گذاروں ہی پر کیوں انتخاب حرام قرار دے دئیے جائیں۔ اگر کفر اور لادینی نظام کے علمبردار اپنے "دین" کی خدمت اقتدار کی مسندوں پر بیٹھے بغیر انجام نہیں دے سکتے" تو اسلام ہی کے علمبرداروں سے کیوں یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اقتدار کے قریب نہ پھٹکیں اور اس شجر ممنوعہ سے دور رہ کر بس خدمت خلق۔ وعظ و تبلیغ اور سماجی بھلائی کے کام کئے جائیں؟"

(تسنیم لاہور ۱۸ اگست ۵۸ء)

سخت فریب کاری ہی نہیں بلکہ تمام دوسرے کلمہ گویوں پر عمومی بہتان طرازی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں صالحیت کے نام پر قبضہ کرنے کی کوشش کو "لادینی" قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں کے اتحاد میں رخنہ اندازی ہوتی ہے۔ صالحین کی پارٹی بنا کر اقتدار چاہنا ایسا ہی ہے جیسا کسی فرد کا عہدہ کی خود خواہش کرنا جو اسلام میں ممنوع ہے۔

سوال ہو سکتا ہے کہ کیا صالحین کی حکومت نہیں ہونی چاہئے؟ اس کا جواب صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ ہونی چاہئے۔ مگر صالحین کے ہاتھ میں عنانِ اقتدار کسی پارٹی بازی کے نتیجہ میں نہیں بلکہ قدرتی اسلامی طریق کار سے آنی چاہئیے اسی طرح جس طرح میٹھے آم کے درخت کو میٹھے آم لگتے ہیں۔ نیک اہل علم حضرات کا یہ کام نہیں ہے کہ بکائن کے درخت میں میٹھے آم مصنوعی طور پر لگا دیں۔ بلکہ ان کا کام یہ ہونا چاہئیے کہ وہ میٹھے آم کے درخت کی آبیاری کریں تاکہ درخت میٹھے آم خود بخود دے۔

اسلامی اور لادینی تحریکوں میں جہاں نفس مضمون کا اختلاف ہے۔ وہاں دونوں کے طریق کار میں بھی تضاد کی حد تک اختلاف ہے۔ لادینی تحریکیں خواہ کتنی بھی نیک ہوں بکائن میں میٹھے آم بالجبر لگانا چاہتی ہیں۔ وہ دن بدن کامیاب نظر آتی ہیں لیکن پھر فطرت اپنا عمل کرتی ہے۔ اگر اسلامی تحریک بھی یہی طریق اختیار کرتی ہے تو اس کا بھی یہی انجام ہوتا ہے۔ چنانچہ خلافت راشدہ کے بعد اسلامی تحریک کو جو نقصان پہنچا ہے وہ اسی طریق کار کی وجہ سے پہنچا ہے۔ اس لئے یہ کہنا:-

"(اسلام) کفر و طاغوت سے بغاوت کو ایک مسلمان کے ایمان کا تقاضا قرار دیتا ہے اور بدی اور فسق و فجور اور فتنہ و فساد کو مٹانے اور دنیا پر اللہ کے دین کو غالب کرنے کو مسلمان کا فرض بتاتا ہے۔ اور اس فرض کو حکومت و اقتدار پر قبضہ کئے بغیر انجام نہیں دیا جا سکتا"

(تسنیم ۱۸ اگست)

ایک بہت بڑا مغالطہ ہے جس میں مودودی خود بھی پڑے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ڈالنا چاہتے ہیں اور اسلامی تحریک کے راستہ میں اس رکاوٹ کو قائم رکھنا چاہتے ہیں جو تیرہ سو سال سے لادینی نظریات نے پیدا کر رکھی ہے۔ جماعت احمدیہ اسی لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کہ وہ تمام دنیا میں اسلامی طریق کار سے خدا کی بادشاہت قائم کرے اس لئے وہ اسلامی سیاسی پارٹی سے علیحدہ رہتی ہے۔ کیونکہ اسلام کو غالب کرنے کا یہ طریق نہیں اور نہ ایسا ہو سکتا ہے۔

قبرص میں ۱۹۵۰ یونانی نظر بند ہیں

نکوسیا ۲۲ اگست۔ قبرص کے سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ مہینے جزیرے بھر میں دو ہزار پچاس افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ۱۹۹۲ یونانی اور ۵۸ ترک ہیں۔

جو لوگ اس وقت تک گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان میں ۱۴۴۲ یونانیوں اور ۵۲ ترکوں کی نظر بندی کے احکام جاری کئے جا چکے ہیں اور انہیں مقدمہ چلائے بغیر غیر معین مدت تک نظر بند رکھا جائے گا۔ باقی لوگوں کو بازپرس کے بعد رہا کر دیا گیا ہے۔

۲۲ جولائی کو وسیع پیمانے پر گرفتاریاں شروع ہونے کے وقت قبرص کے پانچ سو یونانی دہشت پسندی کے شک پر نظر بند کئے گئے تھے۔ ربیعہ ۱۹۵ یونانی کانٹے دار تاروں سے گھرے ہوئے کیمپ میں نظر بند ہیں اور ان پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ نہ انہیں باقاعدہ فرد جرم دکھائی گئی ہے۔ قبرص میں ہنگامی صورت حال کے اعلان کے بعد نظر بندوں کی تعداد کبھی اتنی نہیں ہوئی

فرانسیسی جمہوریہ کا نیا آئین وفاقی طرز کا ہوگا

سمندر پار "مملکتوں" کو آئندہ حیثیت سے متعلق فیصلہ کرنیکا اختیار

پیرس ۲۲ اگست۔ فرانس کے نئے مجوزہ آئین میں جسے حکومت نے کل منظور کیا ہے فرانس اور اس کی بارہ سمندر پار مقبوضات کے لئے وفاقی طرز کا نظام قائم کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

جمہوریہ کا صدر وفاقی انتظامیہ کا سربراہ ہوگا ——— مختلف مملکتوں کی مجالس قانون ساز ایک وفاقی پارلیمنٹ کے رکن منتخب کریں گی۔ جو علاقے چاہیں گے وہ اپنا موجودہ نظام یعنی ہوم رول، قائم رکھ سکیں گے۔ یا فرانس میں مدغم ہو جائیں گے اور خاص فرانس کے صوبے کی حیثیت اختیار کر لیں گے۔ اس آئین کے متعلق ۲۸ ستمبر کو استصواب رائے ہوگا۔

نئے آئین میں بنیادی تبدیلی یہ کی گئی ہے کہ اسے وفاقی طرز کا بنا دیا گیا ہے۔ جمہوریہ کا صدر ۷۵ ہزار ارکان پر مشتمل انتخابی ادارہ منتخب کرے گا۔ جس میں پارلیمنٹ اور بلدیاتی اداروں کے ارکان بھی شامل ہوں گے خاص حالات میں جب نظام حکومت معطل ہو جائے۔ تو صدر کو خاص اختیارات بھی حاصل ہوں

فرانس کی تاریخ میں پہلی بار ایک ایسا آئین تجویز کیا گیا ہے۔ جس میں سیاسی پارٹیوں کی حیثیت بھی واضح کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ تمام پارٹیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ جمہوری اصولوں اور فرانس کی قومی حاکمیت کا احترام کریں۔

آئین میں اس کی ممانعت کر دی ہے کہ کوئی شخص پارلیمنٹ کا رکن بھی رہے اور وزیر بھی۔ نئی پارلیمنٹ کا انتخابی قانون حکومت کی جانب سے نافذ کیا جائے گا۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں تناسب نمائندگی کی بجائے کثرت رائے کا طریقہ نافذ کر دیا جائے گا۔

اسمبلی کی عمارت کے نواح میں دفعہ ۱۴۴

لاہور ۲۲ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت اسمبلی چیمبرز کے گرد و نواح کے علاقے میں پانچ یا پانچ سے زائد اشخاص کے اجتماع جلوس نکالنے، مظاہرہ کرنے، نعرے لگانے اور اسلحہ یا اسلحہ کی قسم کی کوئی چیز لے کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ پابندی ۲۵ اگست سے یکم ستمبر تک نافذ رہے گی۔ اس حکم کا اطلاق ایسے جلسوں پر نہیں ہوگا۔ جن کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے پہلے اجازت حاصل کر لی گئی ہو۔ میت یا شادی کے جلوس۔ مذہبی م جلسے۔ ارکان اسمبلی اور پولیس یا فوج کے اجتماع بھی پابندی سے مستثنیٰ ہوں گے۔

عراق کیلئے برطانوی اور امریکی اسلحہ

لندن ۲۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے عراق کے لئے اسلحہ کی بہم رسانی کا سلسلہ پھر شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج جب دفتر خارجہ کے ایک ترجمان کی توجہ ان خبروں کی طرف مبذول کرائی گئی کہ امریکہ اور برطانیہ دونوں نے عراق کو اسلحہ دینا منظور کر لیا ہے۔ تو ترجمان نے کہا " برطانیہ جلد ہی عراق کو ہلکے ہتھیار دے گا۔ اس سلسلہ میں ہم اس آرڈر کی تکمیل کر رہے ہیں جو سابقہ عراقی حکومت نے دیا تھا"۔ ترجمان نے بتایا کہ بغداد میں بغاوت کی وجہ سے عراق کو اسلحہ مہیا کرنے کا کام معطل ہو گیا تھا۔ کل بغداد میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ امریکہ بھی عراق کو اسلحہ دے گا۔

فرخا بند کی تعمیر سے پاکستان کو تشویش

ڈھاکہ ۲۲ اگست۔ مغربی بنگال کے ضلع مرشد آباد میں فرخا بند کی تعمیر سے مشرقی پاکستان کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس کا جائزہ لینے کے لئے آج ڈھاکہ میں ماہروں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں سنٹرل انجینئرنگ اتھارٹی کے صدر منصوبہ کرنافلی کے چیف انجینئر آبپاشی کے چیف انجینئر اور جہازرانی کے ڈائرکٹر نے بھی حصہ لیا۔

اردن کے دو سفارتی نمائندوں کی برطرفی

عمان ۲۲ اگست ذمہ دار حلقوں کی اطلاع کے مطابق اردن کے دو سفارتی نمائندوں کو برطرف کر کے انہیں اردن کی شہریت کے حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک شریف شرف ہیں۔ جو کراچی میں ناظم الامور کی حیثیت سے کام کر رہے تھے دوسرے کا نام ہاشم الیان ہے۔ جو سفارت اردن متعینہ قاہرہ میں سیکرٹری کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ شریف شرف گذشتہ اتوار کو کراچی سے عازم قاہرہ ہو گئے تھے۔ اور انہیں متحدہ عرب جمہوریہ میں پناہ دے دی گئی ہے

پاکستان نے ہیمر پھینکنے کا عالمی ریکارڈ توڑ دیا:- راولپنڈی ۲۳ اگست۔ پاکستان فوج کے محمد اقبال نے لنڈن کے ہیمر سرکل میں دو سو فٹ ساڑھے پانچ انچ دور ہیمر پھینک کر عالمی ریکارڈ توڑ دیا۔ یاد رہے محمد اقبال نے حال ہی میں ٹوکیو کے ایشیائی کھیلوں میں طلائی تمغہ جیتا تھا۔

عوامی نمائندگی کے قانون میں ترمیم کا بل

پارٹی بدلنے پر پابندی لگانے کی تجویز

کراچی ۲۳ راگست۔ قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو یکم ستمبر سے شروع ہوگا چار بل زیر بحث آئیں گے۔ ایک غیر سرکاری بل عوامی نمائندگی کے قانون میں ترمیم کے لئے پیش کیا جائے گا۔ یہ ترمیم منظور کر لی گئی تو مرکزی یا صوبائی اسمبلی کے کسی رکن کو اپنی پارٹی یا گروپ تبدیل کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ کوئی ایسا کرنا چاہے گا تو اسے اپنی نشست سے مستعفی ہو کر دوبارہ مقابلہ کرنا ہوگا۔

مرکزی حکومت کے سات آرڈیننس بھی ایوان کی منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

باقی تین بل سرکاری ہیں جن میں سے ایک سیکیورٹی ایکٹ ہیں۔ دوسرا طبی ایکٹ ہیں اور تیسرا ضابطہ فوجداری میں ترمیم کرنے کے لئے پیش کیا جائے گا۔